رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ الہام حضرت مسیح موعود

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر۔ غلام نبی ❊ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۶۱ | مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تبدیلی آب وہوا کی خاطر چند دن کے لیے بھیرہ بیچی تشریف لے گئے ہیں جناب مولوی رحیم بخش و ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ساتھ ہیں۔

جناب مولوی شیر علی صاحب کو حضور نے اپنے پیچھے امیر مقرر فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حرم ثانی چند دن بیمار رہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے گذشتہ پنجشنبہ کو علم الاعصاب پر لیکچر دیا۔

ایک غیر احمدی مولوی نور احمد صاحب لکھو کے نے ایک سوال چھاپا ہوا ہے کہ آیت یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ ان چاروں وعدوں کا ثبوت قرآن سے دیا جائے یہ مولوی صاحب اتفاقاً یہاں آگئے اور مسجد اقصیٰ کے قریب چوک میں

قصیدہ درشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی)

چو افگندم بہ بحرِ عشق ہادی کشتیٔ دل را
ہمے خواندم کہ بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا

مسیح و مہدیٔ مسعود جلوہ کرد در عالم
بذاتِ احمدِ موعود۔ امشاد صدق قفنا

نزولِ نورِ رحمت شد ز فضلِ خالق و رحماں
منور گشت دنیا از ضیائے ملتِ بیضا

جہاں تاریک بود از ظلمتِ عصیان و ظلم و جہل
ہویدا گشت ایں بدر الدجیٰ اندر شب یلدا

محمد خود بیامد از حرم تا مسجد اقصیٰ
تدبر کن تو در رازِ فسبحان الذی اسریٰ

محمدؐ در وجودِ احمدِ مختار مختفی شد
تو گوئی بحرِ بے پایاں بگنجید است در دریا

تعالیٰ اللہ تو پیدا عیسیٰ و موسیٰ عمرانی
توئی فخرِ محمد مصطفیٰ اے خاتم الخلفا

دریں ایام کفر و شورش دجال و فساد و کبر
توئی ملجا توئی ماویٰ توئی ہادی توئی مولا

بیا اے چارۂ آزارِ مہجوران و دلگیراں
توئی شہزادہ امن و ھدیٰ فی الفتنۃ الصمّا

تو ہستی مظہرِ نورِ خدا اے آدمِ ثانی
حسین بے مثال و صاحبِ تحریمِ کلّی تمنا

ز تاثیرِ کلامت سنگ مے گردد مثالِ موم
دریغا من نیابم ہیچ تاثیرے لمن یشقیٰ

جمال و نور ذاتت نورِ چشم قلب تاریک است
نہ بیند ہیچ نورے در جمال تو دلِ اعمیٰ

مکن تر دام تزویر اے حریص عالم سفلی
کہ از فضل خدا قد افلح الیوم من استعلیٰ

اگر امن و اماں خواہی بیا در محفل مہدی
بفردوس بریں لا تظمؤا فیہا ولا تضحیٰ

مگے برخور باشی اے مرید نفس دوں چوں تو
رسولاں را مخاطب میکنی از جہل و استہزا

مداں خالق مسیح ناصری را بشنو از احمدؑ
کہ ھٰذا کلہ شرک فدع کذبا و تسحیرا

ولی اللہ شد آنکس کہ حبل اللہ را بگرفت
مشو طاغوت و یزدانی بشو بالعروۃ الوثقیٰ

چو کردی وعدہ قالوا بلیٰ با حضرت باری
چرا کردی فرامش کان عہد اللہ مسئولا

چناں مجنون گردیدند در صحرائے خود کامی
کہ گم کردند در غفلت نشان ناقۂ لیلا

رواں دریا و ایشاں العطش گویاں بر ساحل
ز آب جاہ دنیا مبتلا فی داء استسقا

مدام شوق خواہم ہم شراب معرفت خواہم
خدا یا اے قسیم معرفت یکساغر صہبا

بہ داغ قلب بریانم ز وصلت سرخرویم کن
کہ باشم در ریاض الفت چوں لالۂ حمرا

مثال مور در سیلاب طوفان جہاں ہستیم
بگو یم باز گویم یا مسیح الخلق عدوانا

غلام مہدیٔ مسعود شو اے بندۂ خاکی
مشو حیران و بیدل انکہ ناد الخلق تبشیرا

برطانی سلطنت ایک روز سچی اسلامی سلطنت ہوگی

حسب ذیل تار ریوٹر کے ذریعہ ہندوستان پہنچی ہے۔ اس کا ترجمہ ۱۰ر فروری ۱۹۲۱ء کے انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ سے کیا گیا ہے (ایڈیٹر)

انگلستان میں اسلام

ایک نئی اسلامی انسٹی ٹیوشن کا افتتاح۔

ایک خوش منظر رسم

لنڈن ۷ر فروری۔ کل ایک خوش منظر رسم ادا ہوئی ہندوستانیوں نے جو رنگ برنگ کی پگڑیاں باندھے ہوئے تھے۔ اور لاگوس کے رئیس علوا (رئیس اعظم پہنے رنگین ریشمی جبے پہنے ہوئے) نئی اسلامی انسٹیٹیوشن کا افتتاح کیا۔ جو فی الحال ایک عظیم الشان مکان واقعہ پٹنے میں قائم کی گئی ہے۔ جہاں ایک مسجد تعمیر کی جائیگی۔ اس رسم کی ادائگی کے وقت قریباً پچاس نو مسلم انگریز موجود تھے۔

مولوی فتح محمد صاحب سیال نے کہا کہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان احمدیہ اسلامی تحریک امن و امان کے سمجھوتہ کی ایک بہت بڑی امید کی جھلک دکھاتی ہے اور انھوں نے پیشگوئی کی کہ ایک دن سلطنت برطانیہ سچی اسلامی سلطنت ہو جائیگی۔ جسمیں نسل یا قومیت کا کوئی خیال نہ ہوگا ٭

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح بتاریخ ۹ر فروری ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز صبح حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ نے مسجد مبارک میں بموجودگی مجمع عام جنرل خان اوصاف علی خان صاحب سی۔ آئی۔ ای کمانڈر انچیف نابھہ ساکن مالیر کوٹلہ کا نکاح مسماۃ امۃ اللہ سلیمہ بیگم بنت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب رام پوری مہاجر قادیان سے پڑھا۔ آٹھ ہزار روپیہ مہر کا اعلان کیا۔ جو تاریخ نکاح سے پانچ سال کے اندر یکمشت ادا ہوگا۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

امریکن رسالہ کیلئے امداد بندہ رسالہ امریکہ کے لیے جس کا جناب اخویم مفتی محمد صادق صاحب نے اجرا فرمایا ہے۔ ابتدائی جنوری ۱۹۲۱ء سے دو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ جب چاہیں وصول فرمالیں۔ خاکسار کرم الٰہی احمدی از کرم پور ڈاکخانہ دار برٹن ضلع شیخوپورہ

حقہ چھوڑ دو جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری جماعت میں حقہ کشی نہیں ہونا چاہیئے۔ چالیس سال سے کم عمر کے لوگ تو چھوڑ دیں۔ اور اس سے بڑی عمر والے کوشش کریں اگر سخت معذور ہوں۔ تو کم از کم یہ ہونا چاہیئے کہ اپنے بچوں کو یہ عادت نہ پڑنے دیں۔ اور اس ارشاد کی تعمیل میں ہم نے سنا ہے کہ بہت سے احباب نے حقہ چھوڑ دیا ہے۔ پس جن احباب نے حقہ چھوڑا ہے وہ اپنے اپنے ناموں کی اطلاع دفتر تعلیم و تربیت میں بھجوائیں۔ تاکہ دوسروں کی تحریص و ترغیب اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خاص دعاؤں کے لئے شائع کر دیئے جائیں۔

دس روپے کس نے بھیجے احمدیہ سیلاٹی ایجنسی کلکتہ میں کسی صاحب نے دس روپے بھیجے ہیں۔ ہمارے بار نشیسی دوست پوچھتے ہیں۔ کہ روپے کن صاحب نے بھیجے اور کس غرض کے لئے بھیجے۔ وہ بھیجنے والے صاحب انہیں اطلاع دیں

درخواست دعا بندہ آج کل چند ایک مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ مولا کریم بندہ کی مشکلات کو حل کر دیوے۔ محمد ثناء اللہ نظامی احمدی بھلوری از اکھنور علاقہ جموں۔

(۲) اس سال عاجز کا لڑکا سید فضل الرحمن احمدی بی اے کے امتحان میں شامل ہوا ہے۔ آپ براہ مہربانی اپنے اخبار گوہر بار میں جمیع احباب کرام کی خدمت میں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست درج فرمادیں۔ سید غلام صمدانی احمدی۔ مدرس فارسی۔ ہائی اسکول خوردا۔ پوسٹ آفس خوردا۔ ضلع پوری (اڑیسہ)

(۳) اخبار میں احباب کو دعا کی تحریک کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات آسان فرماوے۔ اور نوکری پر بحال کیے۔ آمین ثم آمین محمد صدیق احمدی ریلوے گارڈ۔ سیالکوٹ۔

نماز جنازہ میرا لڑکا عبد الصمد مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۲۱ء کو بوقت ۳ بجے دن بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ عبد الغنی احمدی۔ سکرٹری تبلیغ۔ انبالہ شہر۔

(۴) یہاں ایک عورت مسماۃ مہر بی بی جس کے تمام رشتہ دار غیر احمدی تھے۔ حتیٰ کہ اس کا خاوند بھی غیر احمدی تھا۔ احمدی تھی۔ اور چندہ وغیرہ میں بڑے شوق سے حصہ لیتی تھی۔ مجذوم ہو گئے۔ فوت ہو گئی ہے۔ غیر احمدیوں نے ہم کو جنازہ نہ پڑھنے دیا۔ ہم نے مسجد میں غائبانہ جنازہ پڑھا۔ آپ اخبار میں اعلان کر دیں تاکہ تمام جماعت اس مومنہ کا جنازہ پڑھے۔ احمد الدین دوکاندار احمدی از انبہ ضلع شیخوپورہ

الفضل
(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۱۴ر فروری ۱۹۲۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تیسری شادی

جناب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تیسرے نکاح کے موقعہ پر جو خطبہ پڑھا۔ اس میں اس نکاح کی اہمیت اور ضرورت کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ ہر شخص جو اس خطبہ کو پڑھیگا۔ اسپر واضح ہو جائیگا۔ کہ یہ نکاح کن پاک اغراض کے ماتحت کیا گیا ہے۔

(ایڈیٹر)

نکاح کے ثمرات میں فرق

مکرم مولانا نے آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ یہ آیات جو میں نے پڑھی ہیں اور جن کا پڑھنا نکاح کے موقعہ پر مسنون ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو نکاح ہوتے ہیں۔ ان میں اور ان کے ثمرات میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً یہ آخری آیت جو میں نے پڑھی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد (۵۹-۱۸) ہر ایک نفس دیکھ لے۔ کہ اس نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے میں نے خود یہ الفاظ سُنے ہیں۔ ایک شخص نے آکر بڑے الحاح سے عرض کی۔ کہ میری کوئی اولاد نہیں۔ حضور دُعا کریں کہ اولاد ہو۔ اسپر حضور نے تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ اولاد کیا ہوتی ہے۔ آدمی کی جانشین اور قائم مقام ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ آتا ہے۔ الولد سر لابیہ۔ اولاد باپ کے خواص کے نمونہ کو ظاہر کرنیوالی ہوتی ہے۔ وہ چیزیں جن کا شخصی قیام نہیں ہو سکتا۔ ان کا انہی باتوں میں جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ جو قائم مقام ہو۔ اسکو ولد کہتے ہیں اسی لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ عیسائی حضرت مسیح کو خدا کا ولد کہکر غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فنا نہیں ہوتا۔ اسلئے اسے ولد کی بھی ضرورت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اولاد کا یہ مفہوم ہے۔ کہ وہ باپ کی صفات اور خصائل کو ظاہر کرنیوالی ہو۔ پس جب کوئی شخص اولاد طلب کرے۔ تو اسکو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں کوئی ایسی صفات ہیں۔ جن کو وہ پیچھے چھوڑنا چاہتا ہے۔ اگر ہیں تو اس کا اولاد کی خواہش کرنا بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اگر اس میں شرارت اور بدی کے سوا کچھ نہیں۔ تو وہ کیوں اولاد کے ذریعہ شر اور بدی پھیلانا چاہتا ہے۔

اس سے معلوم ہُوا۔ کہ نکاحوں اور ان کے ثمرات میں فرق ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ۔ ورنہ اس کو اس موقعہ پر بیان کرنے کا کیا مطلب تھا۔ عام مفسرین اسکے یہ معنی کرتے ہیں کہ انسان قیامت کے لئے دیکھ لے کہ اس نے کیا کیا۔ نکاح کے ساتھ اس آیت کا جو تعلق ہے۔ وہ یہی ہے کہ انسان دیکھ لے کہ نکاح کرکے وہ اپنے پیچھے کیا چھوڑنا چاہتا ہے۔

دوسری آیت جو یہ ہے :۔ یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجھا وبث منہما رجالاً کثیراً ونساء (۴-۱)۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رجال اور نساء میں فرق ہوتا ہے۔ پھر الاعمال بالنیات سے بھی ظاہر ہے کہ فرق ہوتا ہے جیسی کیسی کی نیت ہو۔ ویسا ہی پھل ملتا ہے۔

پاک لوگوں کی نیت پاک ہوتی ہے

نیت کا فرق آدمیوں کی اپنی اپنی حالت سے ہوتا ہے اور المرء یقیس علیٰ نفسہ کے مطابق جس قسم کا انسان خود ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کو بھی اپنے جیسا ہی خیال کرتا ہے۔ وہ لوگ جو خود شہوانی خواہشات کے بندے ہوتے ہیں۔ وہ ہر ایک کے متعلق یہی خیال کرتے ہیں کہ اس نے اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے نکاح کیا ہے۔ انکی سمجھ میں یہ بات آہی نہیں سکتی۔ کہ کوئی اور غرض بھی ہو سکتی ہے۔

لیکن جن لوگوں کے پاک ارادے اور پاک دل ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کے ارادوں اور کاموں کو بھی پاک اغراض کے ماتحت ہی سمجھتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی نکاح کئے۔ اور بہت سے کئے۔ وہ لوگ جو محض شہوانی خیال رکھنے والے تھے۔ انہوں نے اپنی بدبختی اور اپنی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے آپ پر اعتراض کئے۔ مگر جن کو خدا تعالیٰ نے عقل اور سمجھ دی۔ اور جو پاک دل اور پاک خیال رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ شخص جو جوانی میں نکاح نہیں کرتا۔ اور اگر کرتا ہے۔ تو ایک عمر رسیدہ عورت سے نکاح کرکے اپنی جوانی کا زمانہ گذار دیتا ہے۔ ایسا شخص اس بڑھاپے کی عمر میں کہ جس میں ایک بیوی کا رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے اگر زیادہ نکاح کرتا ہے۔ تو اس کی غرض شہوانی جذبات کا پورا کرنا نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر اس بات کو سارے لوگ سمجھ سکتے۔ تو کوئی آپ پر اعتراض نہ کرتا۔ مگر چونکہ عام لوگ اپنی گندی حالت کی وجہ سے اس کو سمجھ نہیں سکتے اسلئے اپنے اُوپر قیاس کرکے اعتراض کرتے ہیں۔

اِس وقت بھی ایک نکاح ہے۔ خطبہ نکاح میں پند و نصائح کی جاتی ہیں۔ اور ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو فریقین کے لئے مفید ہوں۔ مگر اس نکاح کے لئے ایسے نصائح بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو جن کا نکاح ہے۔ ہمارے لئے ناصح بنایا ہے۔ ہماری نصائح کا محتاج نہیں بنایا۔ اسلئے اسوقت میں اسی قسم کی جیسا کہ پہلے ذکر کیا ہے۔ کچھ باتیں سُنانا چاہتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا نکاح سادات میں

میرا اپنا خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کہاں تک صحیح ہے۔ مگر بعض علامات ایسی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحیح ہے۔ جب واقعات اور شواہد سے کسی بات کی تصدیق ہوتی ہو۔ تو اُسکو دُرست ہی ماننا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر کبھی معمولی آدمی کا کشف یا خواب ہو۔ لیکن وہ پُورا ہو جائے تو اُسکو درُست مانا جائیگا۔

حضرت مسیح موعود کا درثمین میں ایک شعر ہے۔ جس میں آپ اپنی اولاد کے متعلق فرماتے ہیں :۔

ترى قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

اس شعر سے کم از کم اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ جس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے فضل سمجھا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ وہ آپ کے صاحبزادوں میں سے کسی ایک کو یا سب کو فرداً فرداً ضرور ملیگی۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے اس بات کا یقین تھا۔ اور اسوقت یقین تھا۔ جب اس نکاح کا پتہ ہی نہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا نکاح سادات میں ہو گا۔ چنانچہ کئی سال ہوئے۔ میں نے اپنے گھر میں بیان کیا تہا کہ ایسی جگہ جہاں آج ہو رہا ہے۔ نکاح ہو گا۔

سادات میں نکاح کو مسیح موعودؑ نے فضل قرار دیا ہے

حضرت مسیح موعود نے سادات میں نکاح کرنے کو خدا کا فضل سمجھا ہے اور اپنی تصانیف میں اس کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے بڑی شان دی ہے۔ اور موجودہ سادات کو آپ کی غلامی بلکہ آپ کی خاک پا کو سرمہ بنانا بھی بہت بڑا فخر ہے۔ اور ہم یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو آپ کی غلامی میں داخل نہیں ہونگے۔ وہ کٹ جائینگے۔ اور سیدنہ رہینگے۔ مگر وہ عظمت اور وہ شان جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ کے دل میں تھی۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آپنے سادات سے تعلق کو بڑا فضل قرار دیا ہے۔ اور ایسا کیا شک ہے۔ کہ جو زمین اچھی ہوگی۔ اس میں پھل بھی اچھے ہی پیدا ہونگے۔ سادات اگر خراب بھی ہو جائیں۔ تو بھی نیک اور خدا رسیدہ انسان کے ساتھ تعلق ہو جائے۔ تو وہ زیادہ ترقی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلق کیوجہ سے فطرت اچھی دی ہوئی ہے۔

تو اس محبت اور اس عظمت کی وجہ سے جو رسول کریم کی حضرت مسیح موعود کے دل میں تھی۔ آپنے سادات کے تعلق کو خدا کا بڑا فضل قرار دیا ہے۔ اور بار بار اس کا ذکر کیا ہے۔

جب اس بات کو حضرت مسیح موعود نے اپنے لئے خدا کا فضل سمجھا تو آپ کی یہ دعا کہ ؎

تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

بتاتی ہے کہ یہ بات آپکی اولاد کو بھی حاصل ہوگی۔

حضرت مسیح موعود کی خاص دعا

ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے۔ اور میرے خیال میں حضرت مسیح موعود کی یہی خاص دعا ہے جہاں یہ دعا آئی ہے۔ وہاں اس کے لئے کوئی قطعی دلیل تو نہیں۔ البتہ قرائن ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود اس سے پہلے فرماتے ہیں:۔

میرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے

اسکے آگے فرماتے ہیں:۔

وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

نبی کو خاص دعا کی ضرورت اسی وقت پیش آتی ہے جبکہ اس کے خلاف خاص ہی قسم کی مشکلات ہوں۔ پہلے جتنے سلسلے تباہ ہوئے اسی لئے ہوئے کہ انکے جانشین اچھے نہ نکلے۔ دیکھو حضرت زکریا علیہ السلام کیوں ایسی دردناک دعا کرتے اور اپنا ولی مانگتے ہیں۔ اسی لئے کہ جانتے تھے اگر جانشین اچھا نہ ہوا تو تباہی جائیگی۔ اسلام میں بھی تباہی اسی وجہ سے آئی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اسی بات کو مدنظر رکھ کر بالخصوص یہ دعا کی ہے۔ میں اسکو قطعی نہیں کہتا۔ مگر میرا خیال اسی طرف گیا ہے کہ یہی خاص دعا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے آنے کا اصل مقصد کیا تھا یہی کہ جو سلسلہ ہدایت آپ دنیا کیلئے لائے۔ وہ آپکے بعد بھی قائم رہے اور دن بدن پھیلتا اور بڑھتا جائے۔ اسی کے لئے آپنے یہ دعا کی ہے۔ انبیاء کے بعد ان کے جانشینوں کے دو سلسلے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تو ایسے خلفاء جو انکی نسل سے ہوتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو نسل سے نہیں ہوتے حضرت مسیح موعود کو چونکہ اشارات سے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ آپ کے قائم مقام آپ کی نسل سے ہونگے۔ اور ان کے ذریعہ وہ مقصد پورا ہو گا۔ جس کے لئے آپ آئے تھے اسلئے ضروری تھا کہ آپ ان کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور دعا بھی کرتے۔ اور چونکہ انبیاء خدا ہی کے بلانے سے بولتے ہیں۔ اسلئے جب خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہو کہ اس نبی کی اولاد سے دین کے خادم پیدا ہوں تو خدا ان کے متعلق نبی سے دعا کرواتا ہے۔ اسیطرح حضرت مسیح موعود سے اپنی اولاد کے متعلق دعا کرائی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا نکاح ثالث

آج جو تقریب ہے یہ اصل میں وہاں سے چلی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دعا ہے۔

وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

اور حضرت مسیح موعود نے جسکو فضل سمجھا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ملا ہے۔ پس یہ مقدر تھا کہ حضرت مسیح موعود نے جس تعلق کو پسند کیا اور خدا کا فضل سمجھا وہ آپکی دعا کے ماتحت آپکی اولاد کو بھی حاصل ہو۔ خدا کی بات ہو کر رہتی ہے خواہ کوئی خوش ہو یا ناراض۔ اور کوئی اسکو روک نہیں سکتا۔ خواہ کوئی کتنا ہی زور لگائے۔ سو الحمد للہ خدا کی بات آج پوری ہو گئی۔

نکاح کی تحریک کیونکر ہوئی

اسکے بعد میں یہ بتاتا ہوں کہ اس نکاح کی تحریک کیونکر ہوئی۔

حضرت مسیح موعود نے یہی رشتہ جو ہمارے مکرم مخلص ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کی چھوٹی صاحبزادی کا ہے۔ اپنے چھوٹے صاحبزادہ مبارک احمد سے کیا تھا۔ وہ فوت ہو گیا جیسا کہ اسکے متعلق الہام تھا۔

اسکے بعد حضرت مسیح موعود نے یہ خواہش ظاہر کی اور طبعی طور پر ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انبیاء کی طبیعت نہایت ہی شکر گذار بنائی ہوتی ہے۔ میں خود بلا کسی واسطے کے حضرت مسیح موعود سے سنا آپنے فرمایا۔ مجھے یاد نہیں کسی نے ایک پیسہ بھی مجھے دیا ہو اور میں نے اسکے لئے دعا نہ کی ہو۔ کیا ہی شان ہے وہ جس کے متعلق خدا کہتا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی۔ اس کو کوئی ایک پیسہ بھی دیتا ہے۔ تو وہ شکر گذاری کے طور پر اس کے لئے دعا کرتا ہے۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ نبی کبھی اپنے اوپر کسی کا احسان نہیں رہنے دیتے۔ بلکہ دوسروں پر اپنا احسان رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی خواہش

حضرت مسیح موعود نے ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کی اس بات کو نہایت احسان کی نظر سے دیکھا تھا۔ اور چونکہ یہ لوگ کبھی پسند نہیں کرتے۔ کہ ان کے ساتھ کوئی احسان کا فعل کرے۔ اور وہ اس کو بدلا نہ دیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خیال کر کے کہ لڑکے کا فوت ہو جانا ڈاکٹر صاحب کے خاندان کو ناگوار گذرا ہو گا۔ پھر جو لڑکی اس طرح رہ جائے۔ اس کے متعلق بُرے خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں پھر غیرت کا بھی تقاضا ہوتا ہے۔ کہ جن کا رشتہ ہوتا ہے وہ یہی خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ہی ہو۔ ان باتوں کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر میں ذکر کیا کہ اس لڑکی کا

رشتہ ہمارے ہی گھر میں ہو۔ تو اچھا ہے۔ چنانچہ یہ بات روایتاً یہاں مشہور ہے۔ کوئی اب نہیں بنائی گئی ۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے اس ذکر کرنے کا اس کے سوا اور کوئی منشا نہ تھا۔ کہ آپ کی اولاد اس بات کو پورا کرے۔ اور مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب میں چاہتا ہوں۔ کہ کوئی بات کراؤں۔ تو اس خیال سے کہ شاید کوئی کرنے کیلئے تیار نہ ہو۔ حکم نہیں دیا کرتا۔ کیونکہ حکم دینے پر نہ کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ اس لئے اس طرح کہا کرتا ہوں۔ کہ اس طرح ہو تو اچھی بات ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے جو اس رشتہ کے متعلق ذکر کیا۔ تو اس کا یہی مطلب تھا۔ کہ اس کو پورا کیا جائے ۔

حضرت خلیفہ ثانی مسیح موعود کے ارادوں کو پورا کرنیوالے ہیں

اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جن کو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کے ارادوں اور باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ اس بات کو بھی پورا کرتے۔ اس کے متعلق آپ نے بہت سی کوشش فرمائی۔ اور کوشش یہی ہو سکتی تھی۔ کہ آپ کے چھوٹے بھائی جو خدا کے فضل سے تندرست اور نوجوان ہیں۔ ان کو ترغیب دیں۔ مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر بہت سے لوگوں کو اور خود حضرت خلیفۃ المسیح کو بعض خوابیں آئیں۔ دوسرے لوگ ان کی قدر کریں یا نہ کریں۔ مگر وہ لوگ جو جانتے ہیں کہ خدا کی طرف سے خواب ہوتی ہے۔ اور جو سمجھتے ہیں۔ کہ رسول کریم نے خواب کو وحی کا ایک حصہ قرار دیا ہے۔ وہ ضرور اس کی قدر کرتے ہیں ۔

نکاح سے قبل استخارہ

حضرت خلیفۃ المسیح کو بذریعہ خواب بتایا گیا۔ کہ یہ رشتہ تم ہی سے ہوگا۔ اور بھی بہت سے احباب بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بھی یہی دیکھا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے استخارہ کرنا شروع کیا۔ اور حضرت ام المومنین کو بھی استخارہ کے لئے کہا۔ ۷ دن سے زیادہ حضرت خلیفۃ المسیح نے استخارہ کیا۔ آپ پر یہی معلوم ہوا کہ ہونا چاہیئے۔ مگر آپ نے اس پر بھی بس نہ کی۔ بلکہ اپنے غلاموں اور خادموں میں سے جن کے متعلق آپ کا خیال تھا۔ کہ استخارہ کے لئے کہوں تو مناسب ہوگا۔ ان کو فرمایا۔ ان میں سے بعض کے نام لے دیتا ہوں۔ حافظ روشن علی صاحب سید عبدالستار صاحب کابلی اور میں۔

ان سب نے استخارے کئے۔ پھر بعض ایسے لوگ جن کو حضور نے استخارہ کے لئے معین نہیں فرمایا تھا۔ ان کو بھی خوابیں آئیں۔ کہ یہ رشتہ ہونا چاہیئے ۔

مشورہ

پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے بعض دوستوں سے مشورہ بھی لیا۔ جہاں تک ان کو خدا نے سمجھ دی تھی انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ ہونا چاہیئے۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سمجھتا ہے۔ کہ جب صحت اچھی نہ ہو۔ تو ایک شادی کرنا بھی مشکل کام ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک ایسا شخص جسے دو شادیوں کے بوجھ کا تجربہ ہو۔ وہ ایک اور کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے کئی بار فرمایا۔ کہ میری صحت اچھی نہیں۔ مجھ پر بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے میں اس رشتہ کو کرتے ہوئے بہت ڈرتا ہوں۔ مگر خدا کی طرف سے جو بات مقدر ہو۔ وہ تو ہو کر ہی رہتی ہے۔ اور ٹل نہیں سکتی۔ اس لئے آپ ہی کو یہ رشتہ کرنا پڑا۔

نکاح کرنیکی غرض

ان سب باتوں کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کسی دنیوی غرض اور خواہش سے نہیں۔ بلکہ محض حضرت مسیح موعود کی اس بات کو پورا کرنے کیلئے جو آپ نے فرمائی۔ اور جس کا پورا کرنا بلحاظ وصی اور جانشین کے آپ کا فرض تھا۔ اب اگر کوئی بدقسمتی اور بدبختی سے اعتراض کرے۔ تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ وہ اپنی حالت پر قیاس کرکے کریگا۔ اور اس طرح اپنی گندی فطرت کو ظاہر کریگا۔ اس شادی کے متعلق جو اصل واقعات تھے۔ وہ میں نے بتا دیئے ہیں۔

اس کے بعد میں نکاح کا اعلان کرونگا۔ اعلان کے بعد یہ ہوتا ہے۔ کہ دعا کی جاتی ہے۔ مگر میں اس کے بعد بھی کچھ عرض کرونگا ۔

نکاح کا اعلان

یہ خطبہ اس نکاح کے اعلان کے واسطے پڑھا گیا ہے۔ کہ ہمارے معظم و مکرم دوست ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب جو رعیہ میں رہتے ہیں۔ اور آج کل یہاں آنے والے ہیں۔ ان کی چھوٹی صاحبزادی جن کا نام مریم ہے۔ ان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سیدنا و امامنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی سے قرار پایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب خود تشریف نہیں رکھتے ان کے بڑے صاحبزادے مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب یہاں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کو ولایت کا اختیار دیا ہے۔

کیوں شاہ صاحب آپ کو یہ نکاح منظور ہے؟

شاہ صاحب۔ منظور ہے

حضور کو منظور ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح۔ منظور ہے۔

ایک عرض

اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اولیاء اللہ نے لکھا ہے۔ اور ایک مشہور آدمی کا جو اس گروہ کے امام ہیں مقولہ ہے کہ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں۔ وہ اطفال اللہ یعنی خدا کے بچوں کی طرح ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ تو بچوں سے پاک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو محبت کسی کو اپنے بچوں سے ہوتی ہے۔ وہی خدا کو ان سے ہوتی ہے۔ خدا ان کی بچوں کی طرح ہی حفاظت کرتا ہے ۔

اس بات پر میرا ایمان ہے۔ کہ جس طرح خدا ہی ان رواجوں کے بنانے والا ہے۔ جو قانون قدرت میں ہیں۔ اسی طرح وہ خود بھی معاملات کرتا ہے میں نے یہ حدیث پڑھی نہیں۔ مگر بچپن سے سنتا آیا ہوں۔ کہ نکاح کے وقت جو دعا کی جائے۔ وہ قبول ہوتی ہے۔ اس کا راز یہی ہے۔ کہ وہ جس کا نکاح ہوا ہے۔ اگر خدا کے اطفال میں سے ہے۔ تو ضرور ہے کہ جس طرح باپ کو بیٹے کی شادی پر خوشی دیکھنے کا خیال ہوتا ہے۔ اور جس طرح خدا سے یہ خط[illegible]

لکھی ہے۔ کہ باپ یا جو خاندان کا بڑا آدمی ہوتا ہے ایسے موقع پر بخشش کے لئے اپنے ہاتھ کھولتا ہے۔ لوگوں کو دیتا ہے۔ اسی طرح اہل اللہ کے نکاح کے وقت خدا تعالٰے بھی خاص بخشش کرتا ہے۔ اور دعائیں سنتا ہے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح جن کا اس وقت نکاح ہے۔ اطفال اللہ میں سے ہیں۔ اس لئے اس وقت کی دعا قبول ہوگی ؛

ہماری خواہش حاجتمند کئی قسم کے ہوتے ہیں اور ان کی خواہشیں کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ اس موقع پر ہماری کیا خواہش ہے۔ ہم کوئی پیسہ روپیہ نہیں مانگتے۔ اس وقت ہم خدا سے بھی یہی چاہتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے خدا سے مانگتے ہیں۔ ان سے بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ دعا کریں۔ یہ سلسلہ جو مسیح موعود نے قائم کیا ہے۔ اس کو ہم پھیلتا اور پھلتا دیکھیں۔ پہلی دعا تو یہی ہونی چاہئیے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح دعا فرماویں کہ ہمارے دیکھتے دیکھتے خدا تعالٰے اس سلسلہ کو پھیلائے۔ اور اسکے مقابلہ میں دوسرے لوگ گرتے نظر آئیں۔ اور جیسا کہ خدا تعالٰے کا وعدہ ہے فوق الذین کفروا اس نظارہ کو وہ لوگ جو اس شادی میں شامل ہیں۔ خواہ بوڑھے ہیں۔ یا جوان ہیں۔ یا بچے ہیں دیکھ لیں ؛

ہر ایک کا ایک ایک مقصد پورا ہو دوسری دعا دنیاوی مقاصد کے لئے ہو۔ کسی کو شادی کی ضرورت ہے۔ کسی کو اولاد کی ضرورت ہے۔ کسی کو روزگار کی ضرورت ہے۔ کوئی مقروض ہے۔ اسلئے یہ بھی دعا ہو۔ کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں۔ وہ ایک ایک جو مقصد رکھتے ہیں۔ وہ پورا ہو جائے۔

ایک بھائی کے لئے معافی کی درخواست آخری عرض میں یہ کرونگا۔ کہ ہمارے بھائیوں میں سے ایک عزیز بھائی جن سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے اور ایسی غلطی ہوئی کہ اس کے متعلق سفارش کرتے ہوئے بھی ڈر آتا ہے۔ مگر چونکہ یہ موقع بھی بڑا ہے۔ اس لئے میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ حضور اس موقع پر ہمارے اس بھائی کو معاف کر دیں۔ جس کا نام غلام فرید ہے۔

میں بوڑھا ہوں میں چلا جاؤنگا۔ مگر میرا ایمان ہے کہ جس طرح پہلے سیدہ سے خادم دین پیدا ہوئے۔ اسی طرح اس سے بھی خادم دین ہی پیدا ہونگے۔ یہ مجھے یقین ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

(۶ فروری ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز فجر)

اردو ٹائپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب کے مصر میں چھپوانے کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ارادہ ہے۔ کہ ٹائپ کے حروف کا جماعت میں رواج دیا جائے۔ اب اگر کوئی اشتہار یا رسالہ چھاپنے کی فوری ضرورت ہوتی ہے۔ تو کاتب کی وجہ سے بہت دیر لگتی ہے۔ ٹائپ کے ذریعے بہت جلدی کام ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اردو ٹائپ منگا کر اول چھوٹی چھوٹی ہدائتیں اور اشتہار چھاپے جائیں۔ پھر اخبار میں ایک دو صفحے ٹائپ کے رکھ دیئے جائیں۔ اس طرح ہماری جماعت کے لوگ اس کے پڑھنے کے عادی ہو جائیں گے۔ چونکہ ہمارے اعلان اور اشتہار وغیرہ جماعت کو پڑھنے پڑتے ہیں۔ اسلئے جلدی ہی عادی ہو جائینگے۔ فرمایا۔ اردو زبان کی ترقی میں کتابت کی بہت بڑی روک حائل ہے۔ اگر یہ نکل جائے۔ تو اس کی بہت ترقی ہو سکتی ہے۔ اردو کاپی نویسی تو چند ہی لوگ کر سکتے ہیں۔ مگر ٹائپ ہر ایک سیکھ سکتا ہے۔ اور ہر جگہ اس سے باسانی کام لیا جا سکتا ہے۔ پھر اگر کوئی خبر اس وقت آئے جب اخبار کی کاپی پتھر پر لگ چکی ہو۔ تو اس کا اخبار میں درج کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور بہت دیر لگتی ہے۔ لیکن اگر ٹائپ ہو۔ تو فوراً ایک بلاک نکال کر دوسرا اس کی جگہ لگایا جا سکتا ہے۔

سوائے اردو کے اور کوئی زبان نہیں جس کا ٹائپ نہ ہو گیا ہو۔ گجراتی۔ تامل۔ بنگالی۔ ہندی۔ گورمکھی سنسکرت وغیرہ سب کے ٹائپ جاری ہیں۔ اور اس ذریعہ سے ان زبانوں کی بہت ترقی ہوئی ہے۔ اور وہ علمی زبانیں ہوگئی ہیں۔ حالانکہ وہ بہت چھوٹے چھوٹے علاقہ میں اور تھوڑے تھوڑے لوگوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن اردو بہت پیچھے رہ گئی ہے ؛

(بعد نماز عشا)

مسجد مبارک اس گفتگو کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا نکاح مسجد مبارک میں ہو۔ بعض دوستوں نے عرض کیا۔ کہ خطبہ الہامیہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا جو اشتہار شامل ہے۔ اس سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسجد مبارک کونسی ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ الہامیہ منگوا کر وہ اشتہار پڑھا۔ اور سمجھایا کہ اس سے مراد یہی مسجد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے بنائی ہے۔ اور پھر حسب ذیل روایت بیان فرمائی۔ کہ ایک دفعہ ام المومنین بیمار ہوئیں۔ اور قریباً چالیس روز تک بیمار رہیں۔ ایک دن حضرت صاحب نے فرمایا اس مسجد کے متعلق الہام ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ اس میں پلنگ کروا دیں۔ آپ نے یہاں آکر دوا پلائی۔ دو گھنٹے کے اندر ام المومنین اچھی ہوگئیں

(۷ فروری ۱۹۲۱ء۔ بعد ظہر)

مسیح موعود کے دعوے مخالفین کا اعتراض پیش کیا گیا۔ کہ کہتے ہیں مرزا صاحب نے مختلف وقتوں میں مختلف دعوے کئے یعنی پہلے مجدد ہونے کا دعوے کیا۔ پھر مسیح موعود ہونے کا۔ اور پھر نبی ہونے کا۔

فرمایا مجدد کا دعوی کوئی علیحدہ دعوی نہیں بلکہ اس کے لئے بعض لکھتے ہیں۔ دعوی کی بھی ضرورت نہیں۔ اور اس کے کام سے دوسرے اس کو مجدد قرار دے دیتے ہیں۔ ہاں جو مجدد مامور ہوتا ہے وہ ضرور دعوی کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوے اپنے طور پر ۱۸۹۱ء میں کیا۔ ورنہ الہام بہت پہلے ہو چکا تھا کہ آپ مسیح ہیں۔ اور نبی کا لفظ بھی ساتھ ہی استعمال میں آیا۔ مگر یہ لوگ چونکہ جاہ و بزرگی اپنے نفس کیلئے نہیں چاہا کرتے۔ اس لئے آپ ہمیشہ اس کی تاویل کرتے رہے۔ مگر جب آپ کو بار بار کہا گیا۔ تب آپ نے اپنے آپ کو نبی کہا۔ اور یہ ایسا وقت ہوتا ہے۔ کہ اگر تاویل نہ چھوڑیں تو گناہ کریں۔ تو پہلے بھی وحی میں آپ کو نبی کہا جاتا رہا۔ مگر آپ ہمیشہ اس کی تشریح کرتے رہے۔

نظائر سوال ہوا۔ کہ کیا اس کے اور بھی نظائر ہیں فرمایا۔ ہاں حضرت مسیح اور آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم دونوں کے سوانح حیات سے بھی یہی تدریج معلوم ہوتی ہے۔ حضرت مسیح نے کئی سال کے بعد اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اس کی شہادت تاریخ کلیسیا اور انجیل سے ملتی ہے۔ وہ ایک سفر تبلیغ سے واپس آئے۔ تو انہوں نے اپنے ایک شاگرد سے پوچھا کہ تو جانتا ہے۔ میں کون ہوں۔ اس نے کہا۔ کیا تو وہ مسیح ہے جس کا وعدہ ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلے خیال تھا کہ آپ خاص قوم کی طرف آئے ہیں اور آپ کو پہلے تمام انبیاء پر فضیلت کا دعویٰ نہ تھا۔ اور نہ اپنے آپ کو خاتم النبیین مانتے تھے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ نے یہود وغیرہ سے دوران بحث میں بعض انبیاء پر آپ کی فضیلت ظاہر کی۔ لیکن جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے رد کا اور کہا کہ مجھے ان پر فضیلت مت دو۔ لیکن ہجرت سے پانچ سال کے بعد آیۃ خاتم النبیین نازل ہوئی۔ اور احادیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ نے دعوے کے اٹھارویں سال اپنے آپ کو سید ولد آدم کہا یعنی تمام آدم کے فرزندوں پر فضیلت دی اور بعض انبیاء کا نام لے لے کر اپنی فضیلت کا اظہار فرمایا۔

معراج نبوی

سوال ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کے متعلق حضرت مسیح موعود کا کیا خیال تھا۔ جسمانی معراج تھا یا روحانی۔ فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو معراج ہوئی وہ اس جسم عنصری کے ساتھ نہ تھی۔ مگر روح بغیر جسم کے کچھ نہیں کر سکتی۔ اسلئے آپ کو ایک اور جسم عطا ہوا تھا۔ جو اس جسم کے علاوہ تھا۔ مگر وہ خواب بھی نہ تھی۔ بلکہ خواب سے اعلیٰ درجہ کی حالت تھی۔ جس کو کشف کہتے ہیں۔ اور کشفی حالت ایسی ہوتی ہے۔ کہ جس میں انسان اپنے گرد و پیش کی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے۔ مگر خواب کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ خواب میں انسان اپنے گرد و پیش کے حالات سے بے خبر ہوتا ہے میں نے تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک کشف دیکھا۔ میرے گرد جو چیزیں تھیں۔ وہ بھی میں دیکھ رہا تھا۔ اور دوسرے نظارے بھی میرے سامنے تھے۔ اسی طرح بنارس سے آتے ہوئے ہم ایک گاڑی میں سوار تھے۔ جہیں مولوی شبلی صاحب بھی تھے۔ باتیں مذہبی ہو رہی تھیں۔ اسی گفتگو میں میرے کان میں آواز آئی۔ ان لک تھدی احببت۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ انک لا تھدی من احببت۔ مگر یہ آواز دوسری طرح تھی۔ ہم جب کانپور آئے۔ تو احباب نے چاہا کہ لیکچر ہو۔ اور لیکچر کا عنوان اشتہار میں اسلام کی خوبیاں تجویز کیا۔ لیکن میں نے اصرار سے سلسلہ کے متعلق لیکچر کا اشتہار دلوایا۔ لوگوں نے کہا کہ یہاں مخالفت اتنی ہے۔ کہ کوئی سنیگا نہیں۔ میں نے کہا کہ ان کو وہی بات سنانا چاہیئے جو ہم سنانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ اتفاق یہ ہوا جب اشتہار شایع ہو گیا تو مجھے بخار آ گیا۔ کچھ لوگ لیکچر کی جگہ جمع ہو گئے۔ ہماری طرف سے دوسرے احباب کھڑے کئے گئے۔ لیکن لوگوں نے سننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جن کا نام اشتہار میں ہے۔ ان کو لاؤ۔ ان کو کہا گیا کہ وہ بیمار ہیں مگر انھوں نے باور نہ کیا۔ آخر میں اسی حالت میں گیا۔ اور اس اعلان کے لئے کھڑا ہوا کہ میں بیمار ہوں مگر اس فقرے کے ساتھ ہی تقریر کا سلسلہ شروع ہو گیا میرا بخار اتر گیا۔ اور میں نے ڈہائی گھنٹہ تک زور کی تقریر کی۔ لوگوں نے کہا کہ ہم انہی باتوں کے سننے کے شایق تھے آخر ان لوگوں نے تقریر کے بعد اصرار کیا کہ ان کو میز پر بٹھاؤ۔ ہم ان سے مصافحہ کرینگے۔

معراج کے متعلق ہمارا عقیدہ

معراج کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ جسمانی نہ تھی۔ نہ خواب تھی۔ بلکہ ایک کشف تھا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی بھی گواہی دیتی ہیں۔ کہ آپ کا جسم وہیں رہا اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ پھر آنحضرت جاگ اٹھے۔ اور معراج کے تمام واقعات کی تعبیر نظر آتی ہے۔ اور جو اس جسم کی آنکھوں سے دیکھا جائے۔ اسکی تعبیر نہیں ہوتی۔

رسول کریم نے اپنی فضیلت کا کب دعویٰ کیا

فرمایا۔ قرآن میں ایسی آیات ہیں جو ابتدائی ہیں۔ جن سے استدلالاً آنحضرت کی فضیلت ثابت ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک آپ کو خاتم النبیین نہیں کہا گیا۔ آپ نے اپنی فضیلت کا دعویٰ نہیں کیا۔ فرمایا یہی فرق عام ملہموں اور نبیوں میں ہوتا ہے۔ عام ملہم جن کو الہام بطور ابتلاء کے ہوتا ہے۔ ہر الہام کو لے اڑتے ہیں مگر نبی نہیں کہتے جب تک مجبور نہ کئے جائیں۔

سادات سے تعلق

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ آپ کے صبح کے خطبہ نکاح سے مجھے خیال آیا ہے۔ کہ مہدی کو جو سادات میں سے کہا گیا تھا۔ اسلئے مسیح موعود نے سادات میں شادی کی۔ حضرت علی سادات میں آنحضرت ؐ کی دامادی سے داخل ہوئے تھے۔ اور فرمایا! ایران کا سادات سے خاص تعلق ہے۔ حضرت امام حسینؓ کی بیوی ایرانی تھیں۔ ان سے سادات کا سلسلہ چلا۔ اور ادھر حضرت مسیح موعود ایرانی الاصل ہیں۔ اور آپ کے گھر میں سیدہ۔

پھر فرمایا کہ فارس کا روحانیت سے تعلق خاص معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم نے رجال من ابناء الفارس فرمایا۔ بہت سے ائمہ ایرانی ہیں۔ اولیاء اللہ ایرانی ہیں۔ چاروں مشہور صوفی سلسلوں کے بانی ایرانی ہیں۔

بابیوں سے بحث کا طریق

پھر بابیوں کا ذکر آیا۔ کہ یہ لوگ اپنا لٹریچر دکھاتے نہیں۔ دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں۔ فرمایا ان سے بحث کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ان سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ شئے زائد بتائیں۔ جو ہمارے پاس نہیں اور ان کے پاس ہے۔ پھر ہم دیکھینگے۔ ورنہ یہ معترض بن کر اپنے آپ کو بچائے رکھتے ہیں۔

۸ - فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز مغرب)

کیا حیوانوں میں انسانی روح ہو سکتی ہے

ایک شخص نے ذکر کیا کہ فیروزپور میں ایک آریہ نے اپنے لیکچر میں جو تناسخ کے متعلق تھا کہا کہ ولایت میں گھوڑے حساب کے سوال نکالتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان میں انسانی روح ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ یورپ میں جانوروں سے کچھ اس قسم کا کام لیا گیا ہے۔ لیکن وہی لوگ جو کام لینے والے ہیں سمجھتے ہیں کہ ان کی عقل اور انسانی عقل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ انسان کے ساتھ مشابہت رکھنے والی مخلوق کی سب سے قریبی کڑی بندر کو قرار دیا گیا ہے۔ اور بندروں کی قسم "اورنگ اوٹانگ" انسان سے بہت ہی ملتا جلتا ہے۔ وہ انسان کی طرح

پاؤں کے بل چلتا ہے۔ اس کے منہ پر ڈاڑھی ہوتی ہے وہ آدمیوں کی طرح کھاتا پیتا ہے۔ مگر اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی عقل اور انسان کی عقل میں اتنا فرق ہے۔ کہ اس میں انسانی رُوح نہیں قرار دی جا سکتی۔ اس کو جب شروع شروع میں دیکھا گیا۔ تو سمجھا گیا کہ آدمی ہے۔ انسانوں سے دُور رہنے کی وجہ سے اس میں وحشت پائی جاتی ہے۔ لیکن پھر ثابت ہو گیا کہ بندروں کی ایک قسم ہے۔

ڈارون کے بعد اس علم نے بہت ترقی کر لی ہے مگر اس کے متعلق جتنی تحقیقات کرتے جاتے ہیں۔ یہی ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کی عقل اور ان کی عقل میں بڑا فرق ہے اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس قسم کی جتنی باتوں کے متعلق تحقیقات کی جاتی ہے۔ ان کے اصل کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ گم ہے۔ اس کا کوئی پتہ نہیں لگتا۔ مثلاً حیوانوں سے ترقی کر کے انسان بننے کا مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق کہتے ہیں۔ بندر اور انسان کے درمیان کا جو جانور تھا۔ وہ مفقود ہے۔ اسی طرح علم اللسان کا مسئلہ ہے کہتے ہیں کہ ساری دنیا کی پہلے ایک زبان تھی۔ اسی سے ساری زبانیں بنی ہیں۔ مگر کہتے ہیں جو اصل زبان تھی وہ غائب ہے۔

تو جتنے ایسے علوم ہیں ان کی اصل غائب بتاتے ہیں۔ اس قسم کے جانوروں کے متعلق جن کو مختلف کام سکھائے جاتے ہیں۔ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ جس طرح کوئی بات ان کو سکھائی گئی ہو۔ اس میں ذرا بھی تغیر کر دیا جائے۔ تو وہ غلطی کر جاتے ہیں۔ لکھا ہے۔ ایک ہاتھی کے آگے پھندا ڈالا ہوا تھا۔ اور وہ اس کے اُوپر سے سُونڈ لے جا کر کنوئیں میں سے پانی کا ڈول نکالتا تھا۔ لیکن جب وہ پھندا اُتار لیا گیا۔ تو بھی وہ سُونڈ کو اسی طرح لے جاتا جس طرح پھندے کے وقت لے جاتا تھا۔

نئی تحقیقاتوں سے اسلام کی صداقت

جس قدر نئی نئی تحقیقاتیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ ایک ڈاکٹر نے تحقیقات کی ہے کہ مختلف امراض مختلف جذبات کے دبانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس تحقیقات کی بنیاد اس نے اس اصل پر بھی ہے۔ کہ جو جذبہ دبایا جائے۔ وہ دوسری صورت میں نکلتا ہے۔ اس کے ماتحت تحقیقات کرنے کے دوران میں اس نے یہ بات معلوم کی ہے۔ کہ وہ لوگ جو بخیل ہوتے ہیں۔ ان کی ہسٹری دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بچپن میں پاخانہ روکنے کی عادت تھی۔ اس خواہش کو انہوں نے روکا۔ جو دوسری طرف متوجہ ہو گئی اس بات سے مجھے یہ لطف آیا۔ کہ علم الرویاء میں پاخانہ کی تعبیر مال کی گئی ہے۔ اس اعصابی تحقیقات نے ثابت کر دیا۔ کہ یہ علم یونہی نہیں ہے۔ بلکہ سچا ہے۔ اِدھر قرآن کریم کے اس ارشاد کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ کہ جذبات دبانے نہیں چاہئیں۔ بلکہ ان کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہئیے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے رہبانیت کو ناپسند کیا ہے۔ اور اس نے بتایا ہے کہ جذبات کو دبانا نہیں چاہئیے۔ اس سے بُرے نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جذبات گند کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

تو جتنی صحیح تحقیقاتیں ہوتی ہیں۔ ان سے اسلام کی تائید ہی ہوتی ہے۔ اسلام نے اسبات پر زور دیا ہے۔ کہ جذبات کو دبانے کی بجائے ان کے صحیح راستے مقرر کرنے چاہئیں۔ کہ ان سے نکلیں۔ جذبات کو روکنے کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسا کہ پھوڑے میں پیپ بھری ہو۔ اور مضبوط پٹیاں باندھ کر اُسے بند کر دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ وہ گندہ مواد جسم میں پھیل جائیگا۔ اور دوسری جگہوں کو خراب کریگا۔ لیکن اگر ڈاکٹر پھوڑے کو چیر کر پیپ کے نکلنے کا رستہ بنا دیتا ہے۔ تو پھوڑا اچھا ہو جاتا ہے۔ اسلام جذبات کے متعلق یہی حکم دیتا ہے۔ کہ ان کے نکلنے کا صحیح رستہ بناؤ۔ نہ کہ ان کو روکو۔ نئی نئی تحقیقاتوں اور نئی نئی باتوں کے نکلنے کے ذکر پر فرمایا:-

خدا کی طرف سے علم پانیوالوں کو تحقیقاتوں کی ضرورت نہیں ہوتی

خدا تعالےٰ جن کو رُوحانی علوم دیتا ہے۔ انہیں خود ہی نئی نئی باتیں بھی سکھا دیتا ہے اور ان کو تحقیقاتوں کی احتیاج ہی نہیں رہتی۔ چنانچہ چند ماہ ہوئے۔ قرآن کریم کی ایک آیت پر جو یہ ہے۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔ پر غور کرتے ہوئے مجھے بتایا گیا کہ انسان کا جسم ظاہری کھانے سے ہی نہیں بنتا۔ بلکہ اخلاق سے بھی اس کا گوشت پوست بنتا ہے۔ یہ ایک خاص مضمون میری سمجھ میں آیا۔ اور میں نے اسے درس میں بیان کیا۔ اس کے بعد مجھے خیال آیا کہ دیکھوں کسی نے اس کے متعلق کچھ لکھا ہے یا نہیں۔ مگر مجھے کوئی ذریعہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ کس طرح اسبات کو دیکھوں۔ اس سے دوسرے ہی دن مسٹر ساگر چند کا خط آیا۔ وہ مجھے ایک کتاب پڑھنے کے لئے دے گئے۔ اس کے متعلق لکھا کہ وہ ایک لائبریری کی کتاب ہے اور لائبریری والے مانگتے ہیں۔ پڑھ لی ہو تو واپس بھیج دیں۔ میں نے خیال کیا۔ مجھے تو اس کے پڑھنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ اگر انہوں نے اس کے پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ تو کیا کہونگا سرسری طور پر کچھ دیکھ لوں۔ یونہی میں نے اسے کھولکر دو تین صفحے پڑھے۔ ایک صفحہ کے نیچے نوٹ تھا۔ جسمیں ایک کتاب کا نام لکھا تھا۔ اور وہ نام یہ تھا۔ کہ انسان کھانے پینے سے ہی نہیں بنتا اور بھی چیزیں ہیں۔ جن سے اس کا جسم بنتا ہے۔ اور لکھا تھا کہ یہ کتاب ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا بڑا چرچا ہے۔

فرمایا۔ کسی دن یہی علوم لوگوں کی ہدایت کا باعث ہو جائینگے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ لوگوں کی توجہ ادھر پھر رہی ہے۔ کہ مادہ کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے۔ جو کام کر رہی ہے۔ اسوقت دو رَوئیں ایک دوسری کے خلاف چل رہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان جو کچھ کرتا ہے۔ بیرونی اثرات کی وجہ سے کرتا ہے۔ وہ ایک مشین کی طرح ہے۔ اس کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور دوسری رَو یہ ہے۔ کہ ایک ایسی طاقت ضرور ہے۔ جو کام لے رہی ہے۔ مگر اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔

سورۂ نور پر عمل کرنیوالی جماعت

(صیغہ تربیت کی طرف سے)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سورہ نور پر درس دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس میں مسلمانوں کی اخلاقی و روحانی تربیت اور اصلاح ذات البین کا طریق مندرج ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس پر عمل پیرا ہوکر دنیا و آخرت میں سکھ حاصل کریں۔

فرمایا۔ کہ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا میں علم النفس کا ایک نہایت اہم نکتہ بتایا ہے۔ اور واللہ یعلم وانتم لا تعلمون سے سمجھایا۔ کہ یہ علم کسی آیندہ زمانہ میں ترقی کرے گا۔ چنانچہ اس صدی میں علم النفس پر خاص زور دیا جانے لگا ہے۔ مگر قرآن مجید جو خدا کا کلام ہے۔ اس میں آج سے چودہ سو سال پہلے ہی اس علم کی بنا پر ہدایت مندرج ہیں۔ حالانکہ یورپ والے ابھی اس کے مبادی سے بھی پورے آگاہ نہیں۔

یاد رکھو۔ کہ جس بدی کا اتہام عام طور سے کسی قوم میں لگایا جائے۔ وہ بدی اس قوم میں کثرت سے پھیل جاتی ہے۔ کیونکہ جب کئی شخصوں کا نام لیا جائے کہ فلاں فلاں اس بدی میں مبتلا ہیں۔ تو دوسرے اسے معمولی بات سمجھ لیتے ہیں۔ اور پھر اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔

پس اس سورہ میں پہلا گر جو مسلمانوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کیلئے بتایا وہ یہ ہے۔ کہ آپس میں ایک دوسرے پر کسی بدی کا اتہام لگانا چھوڑ دو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تھوڑی ہی مدت میں وہ بدی اس قوم سے دور ہو جائیگی۔

زنا کی تہمت کیلئے یہاں تک ممانعت ہے۔ کہ خواہ تم اپنی آنکھوں سے کسی کو اس کا ارتکاب کرتے دیکھ لو خواہ تمہارے ساتھ ایک اور آدمی دیکھنے والا ہو بلکہ دو ہوں۔ بلکہ تین ہوں۔ تو بھی جائز نہیں۔ کہ اپنی زبان پر یہ اتہام کسی کی نسبت لاؤ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یہ بدی اس قوم میں رہے گی ہی نہیں۔

حضرت خلیفہ اول نے نہایت لطیف نکتہ اپنے درس قرآن مجید میں فرمایا تھا۔ کہ اتہام لگانے سے یہ نقصان بھی ہوتا ہے۔ کہ جب کسی خاندان کی لڑکی یا لڑکے کی نسبت بدچلنی مشہور کردی جائے۔ تو وہ طبائع جو بدی کے لئے آمادہ ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ بُرے تعلق پیدا کرنے کی جرات کر لیتی ہیں۔ اور وہ خواہ بُرائی میں مبتلا نہ بھی ہوں۔ تو بھی برائی میں مبتلا کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی اتہام بازی سے بچنا چاہیئے۔ میں اپنے دوستوں کو اس کلمۃ الحکمۃ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ ہر احمدی بستی سے ایک مرد خدا اٹھے اور یہ عہد کرے۔ کہ میں آئندہ اس قسم کی تہمت بازی سے قطعی طور پر بچتا رہوں گا۔ اور جب کبھی کوئی بد نظر کسی بھائی یا بہن کی نسبت ایسی بات سنانا چاہیگا اسے فوراً روک دونگا۔ اور کہوں گا میں نہیں سنتا یہ جھوٹ بات ہے۔

اور پھر اپنے ساتھ پانچ آدمی ملائے۔ کہ جن میں سے ہر ایک یہی عہد کرے۔ کہ وہ آئندہ کسی بدی کی تہمت اپنے بھائی کو نہ دے گا۔ اگر فی الواقع کسی میں کوئی بری بات پائے گا۔ تو چالیس روز تک اس کے لئے بخشوع و خضوع دعا کرے گا اور علیحدگی میں اپنے بھائی کو سمجھائے گا۔ مگر اشاعت فاحشہ سے بہرحال پرہیز کرے گا۔ اس طرح پر یہ سلسلہ ممتد ہوکر تمام جماعت تک پہنچ جائے گا۔ اور ہم تھوڑی مدت میں ایک بھاری جماعت دیکھیں گے۔ جو سورہ نور پر عمل کرکے اخلاقی و روحانی تربیت میں دوسروں کے لئے نمونہ ٹھہریگی۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ادبار و تنزل کی ابتدا ہی یہی ہے۔ کہ انہوں نے سورہ نور پر عمل چھوڑ دیا۔ حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی بڑی خواہش تھی۔ کہ سورہ نور پر عمل کرنے والے پیدا ہوں اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی یہی چاہتے ہیں۔ اسلئے دوست اس طرف متوجہ ہوں جو صاحب اس کار خیر کیلئے اٹھینگے اور دوسروں کیلئے نمونہ بنینگے۔ ان کے نام اخبار الفضل میں چھپوا دیئے جائینگے۔

احمدی مستورات کی انجمنیں

عاجزہ راقمہ نے سالانہ جلسہ کے موقع پر احمدی مستورات کو تحریک کی تھی۔ کہ تمام احمدی بہنیں احمدی بھائیوں کی طرح اپنے اپنے شہروں اور گاؤں میں باقاعدہ انجمنیں قایم کرکے چندہ کا التزام کریں اور وہ چندہ جناب مفتی صاحب کے اجرائے رسالہ میں ماہ بماہ دیا جاوے۔ بہت سی معزز بہنوں نے میری تجویز کو پسند فرمایا۔ اور اپنے نام پتے لکھوا کر وعدہ کیا تھا کہ ہم ضرور انجمنیں قایم کرکے اطلاع دینگی۔ لیکن آج تک صد لسئے یہ خاموشی والا معاملہ ہے۔ پیاری بہنوں اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء (ترجمہ) پتھروں میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ ان سے نہریں نکلتی ہیں اور بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں۔ ان سے پانی جھرتا ہے۔ وہ انسانی زندگی کسی کام کی نہیں جس سے دوسرے انسانوں کو فائدہ نہ پہنچے۔ اس سے تو وہ پتھر ہی بہتر ہیں جن سے پانی نکل آتا ہی۔ اور وہ کھیتوں کو سرسبز اور شاداب کر دیتا ہے۔ اور اس سے چرند پرند انسان فائدہ اٹھاتے ہیں۔ گویا کہ وہ پتھر جس سے پانی نکل کر مخلوق الٰہی کو فائدہ پہنچتا ہی اس بنی آدم سے ہزار درجہ افضل اور بہتر ہے۔ جس سے کسی کو نفع نہ پہنچے۔ قرآن کریم نے بار بار اسی واسطے حکم دیا ہی۔ کہ زکوٰۃ دو خیرات دو۔ صدقہ دو۔ تاکہ تم میں ہمدردی فیض اور محبت کی نہر جاری ہو۔ زکوٰۃ صدقہ خیرات کرنیوالا ایک نہر جاری کرتا ہی جس سے بہت سے انسانوں کو فائدہ پہنچتا ہی۔ اور جو کہ ہمدردی کا بڑا بھاری ثبوت ہی۔

احمد نبی کو ماننے والیو اس صدقہ کے میدان میں بہت تیزی سے قدم اٹھانے کی کوشش کرو جس سے انسان کو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے حتی الوسع پوری کوشش کرکے تعلیم یافتہ بہنوں کو اپنے شہروں اور علاقوں میں انجمنیں قایم کرکے باقاعدہ چندے بھجوانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب انسان اپنی پاؤں اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا خدا بھی اس کی امداد نہیں کرتا پیاری بہنوں اپنی ہمدرد خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اپنی خدمت دینی اور ایثار کا عمدہ نمونہ دکھلا دو۔ تاکہ فرقہ اناث کی تعلیم و تربیت کی سکیم جو حضور کے زیر غور ہے۔ وہ جلد پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔ مستورات جھنگ مگھیانہ کی انجمن کا چندہ دس روپے ماہوار بنتا ہے۔ جو جناب مفتی صاحب کے اجرائے رسالہ میں دے دیا جاتا ہے۔ جنوری کے مہینہ کا مبلغ دس روپے چندہ نظارت بیت المال کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔

ہمارا کسی اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہارات

میں ہمیرے کے سرمہ کی قیمت بڑھانا چاہتا ہوں

۳۸ نمبر

کیوں؟

اس لئے کہ یہ سرمہ بہت سی قیمتی دوائیوں سے علاوہ ہمیرے کے مرکب ہے۔ حضرت مسیح موعود کے وقت میں ہیرا جو تر نرخ آتا تھا اس کے مطابق میں نے یہ قیمت دو روپے تولہ رکھی تھی۔ اب وہ دوائیاں جو گنی پچگنی قیمت سے ملتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہو گیا کہ میں کم از کم سرمہ

دو روپے کی بجائے تین روپے تولہ

کر دوں۔ پس جو صاحب دو روپے کے حساب سے لینا چاہتے ہیں۔ وہ فروری کے مہینہ میں خرید لیں۔ پھر قیمت بڑھا دوں گا۔ خالص ہمیرا کی قیمت نصف کرتا ہوں۔ یعنی دس روپے تولہ کی بجائے پانچ روپے تولہ۔ یہ رعایت صرف دو ماہ کیلئے ہے۔

جو صاحب چاہیں۔ جلد خرید لیں۔ ہمیرا بالکل خالص ہے۔ اور وہی ہے۔ جس کی تصدیق حضرت مسیح موعود و خلیفہ اول نے فرمائی ہے۔

ست سلاجیت

یہ خالص سلاجیت عہ تولہ قسم اول اور جو نرم ہے۔ ۸۵۰ رفی تولہ ہوگی

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شہدی و پشاوری اور کلاہ میری معرفت مل سکتی ہیں

المشتہر

سید احمد نور کابلی۔ مہاجر قادیان

(پنجاب)

نو ایجاد میدہ کی سویاں بنانے کی مشین

چونکہ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ وہ سارٹیفکیٹ جن میں احباب اس نو ایجاد پر اظہار خوشی فرماتے ہیں وہ وقتاً فوقتاً شایع کرتے رہیں۔ لہذا جو صاحب اس نو ایجاد کو استعمال فرماویں۔ وہ ضرور سارٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔

نمبر ۱ سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے

جناب محمد حسین صاحب قانون گو لڈن ضلع ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی مرسلہ پہلی مشین کو دیکھ کر ایک سمجھ دار ان اس کا فریفتہ ہو گیا۔ اسی وجہ سے میں نے دوبارہ منگوائی تھی۔ مگر آپ نے کمال مہربانی سے ۱۶ عدد ارسال کر دیں جن کی بابت میں آپ کا مشکور ہوں۔ اب وہ ہاتھوں ہاتھ لوگ لئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ جلد ہی اور منگوانی پڑیں گی مشین کی پختگی اور مضبوطی میں آپ نے کمال کیا ہے سویاں خوب باریک نکلتی ہیں۔ اور بہت ہی کم محنت درکار ہوتی ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے وزن میں اس قدر کم گویا سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ آپ کے دیانتداری سے کام کرنے کی تعریف جس قدر کی جاوے کم ہے۔ امید ہے کہ آپ کا کارخانہ ہندوستان بھر میں مشہور ہو جاوے گا۔

نرخ مشین سویاں

نمبر ۱ قیمت مشین۔ پیتل قلعی شدہ چھید چھلنی ۱۸ ۔۔۔ ۶
نمبر ۲ " " لوہا ہینڈل پیتل " " ۱۸ ۔۔۔ ۴
نمبر ۳ " " لوہا " " " ۔۔۔ ۳
نمبر ۴ " " پیتل قلعی شدہ چھید چھلنی ۳۵۰ ۔۔۔ ۱۲

معہ لیپ پیزہ کے جہاں چاہیں لگائیں

ہمراہ آرڈر ¼ حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ اور درجن یا زیادہ کے خریدار کو ۔۔ ۴ ۔۔ ۶ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔

پتہ صرف یہ کافی ہے

ایم فضل کریم عبد الکریم قادیان

(پنجاب)

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنہ بائے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع ایرن فیکٹری بٹالہ

دارالامان میں مکان بنانے والوں کو مژدہ

جو دوست ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء تک روپیہ دینگے وہ بیع سلم کے حقدار ہیں۔ جس میں فاحش رعایت ہے۔ (ڈرا دیکھئے سے جو کچھ نکلے) ۱۵ روپے ہزار۔ دس فی صدی ناقص لیں تو ۱۶ روپے ہزار۔ خالص اینٹ ۱۷ روپے ہزار اینٹ طول ۹ انچی عرض ۴½ انچی کیلئے ۳ انچی قالب کی ہوگی درمیانی اینٹ کا نرخ اسوقت قادیان میں ۲۳ روپے ہزار ہے اینٹ اپریل مئی میں دیجاویگی

المشتہر محمد عبد الرحمن ٹھیکیدار بٹھہ احمدیہ قادیان پنجاب

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل سنہ ۱۹۱۸ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جسمیں اسی سال اسّی طلباء داخل ہوگئے دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہوگئی۔ اکتوبر سنہ ۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جسمیں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دیگئی ہے جسکے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں اکثر انجینئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارکس لکھے۔ سکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور رائٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر

سید احمد حسن منیجر و لالہ سکھ پال انجینئر پرنسپل

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں خوفناک آتشزدگی بمبئی ۵ فروری مرزا سٹریٹ کے نزدیک ایک گودام میں آج صبح کو آگ لگ گئی۔ جس کے باعث تمام مال و اسباب جل کر خاکستر ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

سید شرف الدین جج کا انتقال پٹنہ ۸ فروری۔ سید شرف الدین نے اتوار کے روز بانکی پور میں انتقال کیا۔ آپ شروع سے کانگرسی تھے۔ بعد میں پٹنہ ہائی کورٹ کے جج ہو گئے تھے۔ آپ بہار اوڑیسہ کی اگزکٹو کونسل کے مہاراجہ دربھنگہ کی جگہ ممبر ہوئے تھے۔ مگر مدت ختم ہونے سے قبل ہی بیماری کی وجہ سے ریٹائر ہو گئے تھے۔

خلافت اور ترک موالات کے جلسوں کی ممانعت مدراس ۷ فروری۔ کالی کٹ کا ایک پیغام مظہر ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۷ تاریخ سے ارناد تعلق میں خلافت اور ترک موالات کے جلسوں کی ممانعت کر دی ہے۔

پوسٹ مین کو سزا سشن جج علیگڈھ نے ایک پوسٹ مین کو منی آرڈر کا روپیہ خورد برد کرنے کے جرم میں سات سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

وفات منشی رحمت اللہ رعد صاحب ہمدم لکھتا ہے۔ کہ مطبع نامی کانپور کے مالک اور فن طباعت کے اعلیٰ ماہر منشی رحمت اللہ رعد صاحب نے ۵ فروری کو کانپور میں انتقال کیا۔ اور ۶ فروری کی سہ پہر کو ان کی نعش سپرد خاک کی گئی۔

ارکان وفد تارکان وطن کابل جانے سے روک دیئے گئے شیخ جان محمد صاحب جونیجو بیرسٹر اور میر رحمۃ اللہ صاحب ہمایوں ابن حاجی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام انجمن مہاجرین ہند (کابل) کی طرف سے ہندوستان میں بغرض فراہمی چندہ آئے ہوئے تھے۔ اب اپنے فرائض ادا کر کے یہ ارکان وفد واپس افغانستان جا رہے تھے۔ کہ ان کو صوبۂ سرحدی کے حاکم نے سرحد عبور کرنے سے بذریعہ خاص حکم روک دیا۔

راجگان ہند کے ایوان کا افتتاح اور شاہنشاہی اعلان دہلی ۸ فروری۔ آج سہ پہر کو بڑی شان و شوکت اور جوش و خروش کے ساتھ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ نے راجگان ہند (والیان ریاست) کے ایوان کا ۳ بجے افتتاح کیا۔ آج قلعہ میں "دیوان خاص" کی ہو بہو وہی حالت تھی جو مغل بادشاہوں کے ایام عروج میں۔ اس ہال میں ہندوستان کے قدیم راجگان کے جانشین تمام والیان ریاست موجود تھے ان میں سے ہر ایک اپنے زرق برق لباس سے آراستہ اور پیراستہ تھا۔ اور ہر ایک کے سینوں پر ہیرے اور جواہرات چمک رہے تھے۔ جن کی قیمت کا اندازہ کرنا دشوار ہے یہ منظر اس قدر حیرت انگیز اور دلکش تھا۔ کہ اس کو صرف ہندوستان ہی پیش کر سکتا ہے۔ مغل بادشاہوں کے زمانہ میں بھی کبھی ایسا شاندار منظر نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ اور ان کے درمیان وہ شاہنشاہی پیامبر تھا۔ جس کو ملک معظم نے اسی کام پر ہندوستان بھیجا ہے۔ ۲ بجکر چالیس منٹ پر توپوں کی آواز سے اس کا اعلان کیا گیا۔ کہ ہز رائل ہائینس وائسرائگل لاج سے روانہ ہو گئے۔ تمام راستہ پر جو تقریباً چار میل طویل ہے۔ ہندوستانی انگریزی رسالوں کے سپاہی قطار باندھے کھڑے تھے۔ سپاہیوں کے عقب میں پولیس کے آدمی کھڑے تھے۔ ہز رائل ہائینس اپنی گاڑی سے اترے اور نوبت خانہ کے کمرہ میں شاہی پوشاک بدلنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ڈھول کے بجنے اور توپوں کے چلنے سے معلوم ہوا کہ ہز اکسلنسی وائسرائے اور لیڈی چیمسفورڈ بھی وائسرائگل لاج سے روانہ ہو گئے ہز اکسلنسی نے بھی نوبت خانہ پر پہونچکر شاہی پوشاک زیب تن کی اور اس کے بعد ہز رائل ہائینس اور ہز اکسلنسی وائسرائے اسٹاف کے ساتھ قلعہ کے اندر آئے۔ شاہی کرسیوں پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کے بعد سرجان وڈ پولیٹیکل سکرٹری نے شاہی اعلان پڑھ کر سنایا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔

شاہی اعلان

دسمبر ۱۹۱۹ء کے اعلان شاہی میں ہندوستان کے شاہزادگان اور والیان ریاست کے ساتھ اپنے گہرے تعلق اور محبت آمیز برتاؤ کی بنا پر میں نے ہندوستان میں راجگان ہند کا ایوان قایم کرنے کی منظوری عطا کی تھی۔ اس ایک سال کے عرصہ میں وائسرائے اور بہت سے والیان ریاست اس مجوزہ ایوان کے نظام عمل کو ترتیب دینے اور اس کے کار آمد بنانے کے لئے قواعد و ضوابط کی تصنیف میں مشغول رہے۔ میں اس ایوان کا افتتاح اس توقع کے ساتھ کرتا ہوں۔ کہ جو والیان ریاست اس وقت یہاں باقاعدہ جمع ہوئے ہیں۔ ان کے باہمی مشورے خود ان کے اور ان کی رعایا کے لئے مفید ہونگے۔ اور ساتھ ہی وہ ان مفاد کو بھی ترقی دینگے۔ جن کا ان کی ریاستوں اور برطانوی ہند کے اغراض سے یکساں تعلق ہے۔ میں نے اپنے قابل احترام اور محبوب چچا۔ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ و اسٹھرن کو ہندوستان روانہ کیا ہے تاکہ وہ میری جانب سے اس فرض کو ادا کریں۔

میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ ایوان آئندہ نہایت مفید کام انجام دیگا۔ جو والیان ریاست انتظام حکومت کے ماہر ہیں۔ ان کیلئے سلطنت کے اندر اپنی قابلیتوں کے اظہار کے وسیع مواقع پیدا ہونگے۔ اس ایوان سے میرے وائسرائے اور انکے ماتحت افسران سرکاری کو بھی کچھ کم مدد حاصل ہوگی اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر میں والیان ریاست کو اپنی انتظامی مجالس میں وسیع حصہ لینے کی دعوت دیتا ہوں۔ اور اس موقع پر مجھے ان کی فرمانبرداری اور اپنی ذات خاص اور تخت شاہی کے ساتھ ان کی عقیدتمندی پر پورا بھروسہ ہے۔ جس کا ایام امن کے طویل سالوں اور زمانہ جنگ کے مصائب و آلام دونوں حالتوں میں پوری طرح امتحان ہو چکا ہے۔ اپنے سابق اعلان میں میں نے ان مواعید کی پھر تجدید کر دی تھی۔ جو میرے پیشرووں اور خود میں نے کئے تھے۔ کہ ہندوستان کے والیان ریاست کو جو حقوق اور اعزاز حاصل ہیں۔ ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کیجائیگی۔ میں اپنے وائسرائے کو اس کا اختیار دیتا ہوں۔ کہ وہ اس ایوان کے قواعد و ضوابط شایع کریں۔ وائسرائے اس کونسل کا ان تمام معاملات میں آزادی سے مشورہ لیا کریں گے۔ جن خاص ان ریاستوں سے یا برطانوی ہند اور ریاستوں اور میری سلطنت کے بقیہ حصوں سے مشترکہ تعلق ہوگا۔ کسی ریاست کے اندرونی معاملات یا کسی ریاست اور گورنمنٹ ہند کے تعلقات میں اس کو کوئی دخل نہ ہوگا اور نہ ریاستوں کی آزادی میں اس ایوان کے سبب سے کوئی خلل واقع ہوگا۔ آرزومند ہوں کہ والیان ریاست ہند اس ایوان کے جلسوں میں پابندی کے ساتھ شریک ہوا کریں گے لیکن ان کی شرکت ان کی خوشی پر مبنی ہوگی۔ نہ کہ جبریہ۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

ایک قلعہ میں آگ لگادی گئی سن فینروں کی ایک کثیر تعداد نے آئرلینڈ کا تاریخی قلعہ سمرہل ہوس جو ڈبلن کے متصل واقع ہے جلا کر خاک کر ڈالا۔ انہوں نے دروازے توڑ ڈالے۔ تیس گیلن پیٹرول پر قبضہ کر لیا گیا۔ اور عمارت کو آگ لگا دی گئی۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ پونڈ کیا گیا ہے۔

ایک افسر کا قتل لنڈن ۴ فروری۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈوم قریل کمشنر ہوس پر قاتلین نے حملہ کیا۔ اور اسے قتل کر دیا۔ اور ٹائمیس ٹاؤن کے ڈاک خانہ کو آگ لگا دی۔

متفرق خبریں

یونانی وزارت مستعفی ہو گئی - کابینہ یونان ۲ فروری کو مستعفی ہو گئی۔ نے قومی مجلس میں بیان کیا۔ کہ کابینہ وزارت کے مستعفی ہونے کے اسباب یہ ہیں۔ کہ یونانی حکومت کے مابین اس بات پر اختلاف تھا۔ کہ لنڈن کی کانفرنس میں جو معاہدہ سیورے کی گتھی سلجھانے کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ اس کے متعلق حکومت یونان نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر اختلاف تھا۔

ٹرکی کیا مطالبات پیش کرے گا لنڈن ۴ فروری۔ لنڈن کانفرنس میں ٹرکی کی طرف سے حسب ذیل مطالبات پیش کئے جائیں گے

(۱) معاہدہ سیورے کے مطابق یونانیوں کو سمرنا کے علاقہ میں جو حقوق عطا کئے گئے ہیں۔ وہ منسوخ کئے جائیں۔ (۲) علاقہ تھریس کو قومیت کے لحاظ سے خود اختیاری حکومت دی جائے۔ اور ٹرکی کے ماتحت رہے (۳) ٹرکی کا جو علاقہ معاہدہ سیورے کی شرائط کے ماتحت آرمینیا کو دیا گیا ہے۔ وہاں ٹرکی کا اقتدار قائم رہے۔ (۴) معاہدہ کی مالی اور اقتصادی شرائط میں ترمیم کی جائے تاکہ ٹرکی ایک آزاد سلطنت کی حیثیت سے ترقی کر سکے (۵) فوجی شرائط میں اس حد تک ترمیم کی جائے۔ کہ ٹرکی اپنی حفاظت کیلئے معقول تعداد میں فوج رکھ سکے

حکومت آسٹریا کے مسروقہ جواہرات لنڈن ۳ فروری کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اخبار اکسپرس رقمطراز ہے۔ کہ آسٹروی جمہوریہ سابق شاہ کارل کے خلاف حکومت آسٹریا کے جواہرات کی واپسی کے متعلق مقدمہ چلانے والی ہے۔ ان جواہرات کی قیمت ۴ لاکھ پونڈ تھی۔ اور ان کو ۱۹۱۸ء میں کاونٹ برکلی ٹولڈ سوئٹزرلینڈ چھپا کر لے گئی تھی۔ یہ کاروائی اٹلی نے کرائی تھی۔ جو جواہرات مذکور کے ایک حصہ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں اپنے اہل وعیال کی پرورش کیلئے شاہ کارل نے بہت سے جواہرات فروخت کر ڈالے۔

جدید وائسرائے کا اسٹاف لنڈن ۲ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ نے مسٹر ہگنس کو اپنے پرائیویٹ سکرٹری کا عہدہ دینے کے لئے دعوت دی تھی مسٹر موصوف نے ان کی اس دعوت کو منظور کر لیا ہے۔

نئے وائسرائے کی بیوی کے ارادے لنڈن ۶ فروری۔ اخبار ایوننگ نیوز کے ایک قائم مقام سے لیڈی ریڈنگ نے بیان کیا کہ وہ ہندوستان کے نسوانی مسائل کا بغور مطالعہ کر رہی ہیں اور انہوں نے یہ توقع ظاہر کی کہ وہ خواتین ہند کی کافی مدد کر سکیں گی۔ بحیثیت وائسرائن کے وہ ہندوستان کی عورتوں پر زیادہ اثر ڈال سکیں گی۔ لیڈی ریڈنگ نے کہا۔ میں ہندوستان کی خواتین کی بڑی مداح ہوں۔ کیونکہ انہوں نے جنگ کے زمانہ میں شہنشاہ معظم کی بڑی مدد کی تھی۔

جرمنی کا معاہدہ سپا سے انحراف برلن ۴ فروری۔ برلینر ٹیگبلاٹ نے ایک یادداشت شایع کی ہے جو ہیر برگمان نے اتحادیوں کے پیرس میں حوالہ کی ہے۔ جس میں ظاہر کیا ہے۔ کہ معاہدہ سپا کی مقرر کردہ مقدار میں جرمنی کے کوئلے لگاتار کوئلہ دیئے جانا ناممکن ہے۔ جرمنی حکومت کی اب تجویز ہے۔ کہ اتحادیوں کو آئندہ چھ ماہ میں ۱۷ سو ہزار ٹن ماہانہ دے۔

برباد رقبوں کی تعمیر پیرس ۴ فروری۔ برباد رقبوں کی تعمیر بسرعت ہو رہی ہے گورنمنٹ کی نئی سکیم میں قیمتوں کا مقرر کرنا بھی شامل ہے۔ جس پر سامان عمارت کے کارخانہ دار اپنا سامان بیچنے پر مجبور ہونگے۔ گورنمنٹ ۱½ ارب فرانک کا قیمتی سامان مجالس امداد باہمی کے حوالہ کر رہی ہے۔

کوائف ایران طہران ۵ فروری۔ ایک عرصہ دراز کے بعد طرابزون سے تبریز کو پھر تجارتی کاروان روانہ ہوئے ہیں۔ اور یہ ایک بہت ہی امید افزا علامت خیال کی جاتی ہے۔

جرمنی میں مسودہ تاوان لنڈن ۸ فروری۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اتحادیوں کے مطالبات کی مخالفت کرنے کیلئے جرمنی میں خاص طور پر انتظام کیا جا رہا ہے۔ جرمن ریاستوں کے وزراء برلن میں جمع ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے ایبرٹ کے زیر صدارت کانفرنس منعقد کی ہیں جس میں یہ طے ہوا ہے۔ کہ امپیریل گورنمنٹ کے نقطۂ نظر کو قائم رکھا جائے۔ تجارتی یونین کے دو سو نمایندگان برلن کی کانفرنس میں مجتمع ہوئے۔ اور انہوں نے اسی قسم کے ریزولیوشن پاس کئے۔ صوبجات میں بھی جلسے منعقد ہوئے ہیں۔ جن میں اتحادیوں کے مفاد کے خاطر جرمنوں کو غلام بنانے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔

نہر سویز پر دو جہازوں کا تصادم لنڈن ۴ فروری۔ بندر سعید کا تار مظہر ہے۔ کہ امریکن اسٹیمر سنتا کلیرا کو جو کلکتہ سے نیویارک جا رہا تھا۔ نہر سویز کے کنارہ پر جہاز سٹی آف بڑودہ سے جو لورپول سے کلکتہ جا رہا تھا ٹکر اگر صدمہ پہنچا ہے۔ عارضی مرمت میں ۸ روز لگیں گے۔ جہاز سٹی آف بڑودہ کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ اور وہ سفر جاری رکھنے کے قابل رہا۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر الفضل کیلئے شایع ہوا)